السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کسی مدرسہ کے چند طلبا نے سوالات کیے ہیں کہ امت مسلمہ بالخصوص افغانستان شدید بحران کا شکار ہے ، اس سلسلہ میں ائمہ مساجد نے قنوت نازلہ کا اہتمام کررکھا ہے ۔ کیا اس قنوت نازلہ کو پانچوں نمازوں میں پڑھا جاسکتا ہے ۔ نیز بتائیں کہ قنوت نازلہ کی اصل دعا کیا ہے ۔ کیا اس میں اضافہ کیا جاسکتا ہے اور اسے کس حد تک لمبا کیا جاسکتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس میں کوئی شک نہیں کہ امت مسلمہ آج شدید بحرانی کیفیت سے گزر رہی ہے ۔ اس میں اپنوں کی بے وفائی مفاد پرستی اور مصلحت کو بڑا دخل ہے ۔ دراصل اغیار کی وحشت وبربریت کو نام نہاد مسلمانوں کی ہوس اقتدار نے حوصلہ دیا ہے ۔ ایسے حالات میں ہم کمزور ناتواں لوگ اللہ تعالیٰ سے دعا وپکار کے علاوہ اور کیا کرسکتے ہیں ۔ ایسے سنگین اور ہنگامی حالات میں دوران نماز رکوع کے بعد باآواز بلند امام کا دعا کرنا اور مقتدیوں کا آمین کہنا قنوت نازلہ کہلاتا ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا کرنا ثابت ہے ۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم کے لئے دعا بد دعا کرتے تو رکوع کے بعد قنوت فرماتے ۔ (صحیح بخاری)

اس لئے ائمہ مساجد کا یہ مستحسن اقدام ہے کہ انھوں نے ایسے کٹھن حالات میں قنوت نازلہ کا اہتمام کیا ہے ۔ اسے پانچوں نمازوں میں برقرار رکھنا چاہیے ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر یعنی تمام نمازوں میں اہتمام کے ساتھ مسلسل قنوت نازلہ فرمائی ۔ (ابوداوَد : کتاب الصلوة باب القنوت فی الصلوات)

محدثین کرام نے اپنی کتب حدیث میں ہنگامی حالات کے پیش نظر پانچوں نمازوں میں قنوت نازلہ کا اہتمام کرنے کے لئے باقاعدہ باب قائم کئے ہیں ۔ چنانچہ امام مسلم رحمة اللہ علیہ نے ایک باب یوں قائم کیا ہے ۔ ''باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوات'' اس قنوت نازلہ کو رکوع کے بعد باآواز بلند کرنا چاہیے اور مقتدی حضرات کا آمین کہنا بھی احادیث سے ثابت ہے ، جیسا کہ مسند اامام احمد، ابوداوَد اور مستدرک حاکم میں اس کی وضاحت موجود ہے ، احادیث میں قنوت نازلہ بایں الفاظ میں منقول ہے:

''اللهم اغفرلنا وللمومنين والمومنات والمسلمين والمسلمات والف بين قلوبهم واصلح ذات بينهم وانصرهم على عدوک وعدوهم اللهم العن الكفرة الذين يصدون عن سبيلک ويكذبون رسلک ويقاتلون اولياءک اللهم خالف بين كلمتهم وزلزل اقدامهم وانزل بهم باسک الذي لاترده عن القوم المجرمين اللهم منزل الكتاب سريع الحساب ومجري السحاب اللهم اهزم الاحزاب وزلزلهم اللهم انج المستضعفين من المومنين والمومنات والمسلمين والمسلمات اللهم اشدد وطاتک على الذين كفروا واجعلها عليهم سنين كسني يوسف والق في قلوبهم الرعب وارسل عليهم رجزک وعذابک''

اس کے علاوہ ہر دعا پڑھی جاسکتی ہے ۔ جس کا ہنگامی حالات سے تعلق ہے ۔ لادین حملہ آور بھارت امریکہ حکومت کا نام بھی لیا جاسکتا ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ مضر رعل ذکوان کا نام لے کر ان کے لئے بد دعا فرمائی تھی ۔ پھر ان سے نبرد آزما ہونے والے مجاہدین کا نام لے کر ان کی فتح ونصرت کے لئے دعا کی جاسکتی ہے ، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیاش بن ربیعہ ، سلمہ بن ہشام اور ولید بن ولید کا نام لے کر ان کے لئے دعائیں فرمائیں تھی ۔ (صحیح بخاری)

ہنگامی حالات سے غیر متعلق ادعیہ کا قنوت نازلہ میں پڑھنے کا ثبوت نہیں ملتا ، اسی طرح ائمہ مساجد کو چاہیے کہ وہ مقتدی حضرات کا خیال رکھیں ، بے جا طوالت وتکرار سے اجتناب کریں ۔ البتہ خشوع اور خضوع چیزے دیگر است اسے بہر حال برقرار رہنا چاہیے ، جب بھی ہنگامی حالات ختم ہوجائیں تو قنوت نازلہ کو ترک کردینا بھی مسنون ہے ۔ چنانچہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے اہتمام سے ان ناتواں اور کمزور مسلمانوں کی نجات کے لئے دعا فرماتے تھے ۔ جو کفار کی قید میں صعوبتیں برداشت کر رہے تھے ۔ پھر آپ نے یہ سلسلہ موقوف کردیا تو عرض کیا گیا کہ اب آپ وہ دعائیں کیوں نہیں کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''تم دیکھتے نہیں ہو کہ وہ کفار کی قید سے رہائی پاکر مدینہ آگئے ہیں ۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:152